ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۱) | مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ | جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

سیلف سپورٹ کا عملی کام

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ لودیانہ کی مسیحی جماعت نے ملکہ معظمہ کی ساٹھ سالہ سلطنت کے اختتام پر ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب میں غریب بیکس اور لاچار بیوہ عورتوں کے لئے ایک ہوم بنانے کی تجویز کی تھی۔ اور اس کا بنیادی پتھر ۱۲ جون ۱۸۹۶ء کو بڑی دھوم کے ساتھ لگایا گیا تھا۔ اب وہ گھر بنکر تیار ہو گیا ہے اس گھر کے بنانے میں جو کچھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے اُس کا بڑا حصہ یہاں کے مسیحیوں نے دیا ہے اور باقی چندے سے اکٹھا کیا گیا ہے مگر مشن سے اُس کے لئے کچھ طلب نہیں کیا گیا۔

اب جب گھر تیار ہو چکا ہے تو ضروری ہوا کہ بیواؤں کے اُس گھر کو کھلنے وغیرہ کے لئے جو روزمرہ خرچ کی ضرورت ہوئی اُس کا کچھ بندوبست کیا جاوے۔ اِس خرچ کے لئے کلیسیا کی سیشن نے یہہ خیال کر کے کہ اگر اس کے لئے بھی اور چندوں کی طرح چندہ کیا جاوے تو ضرور بضرورت دوسرے چندوں میں کمی ہوگی اسلئے **چٹکی فنڈ** نکالا جس کا مقصد یہہ تھا کہ ہر ایک مسیحی گھرانے میں ایک ہانڈی رکھی جاوے اور صبح اور شام جب کہ کھانے کے لئے سودا نکالا جاوے تو اُس ہانڈی میں کسی قدر آٹا یا چاول ڈالا جاوے اور ہر سنیچر کے روز یہہ آٹا سیشن کی معرفت اکٹھا کرایا جاوے اِس کے جاری کرنے کا ایک مقصد اور بھی ہے یعنے یہہ کہ ہر روز جب کہ آٹا یا چاول ہانڈی میں ڈالے جائیں گے تو اُس سے نہ صرف لوگوں کو روز کچھ دینے کی عادت ہوگی بلکہ روز بروز غریبوں کو یاد کرنے سے اُن کے دلوں میں غریبوں کے ساتھ ہمدردی بھی بڑھے گی کہ جو مسیحی زندگی کا سب سے پہلا پھل ہے۔ اُس کے مطابق ستمبر ۱۸۹۶ء کے شروع سے جب کہ لودیانہ میں بوائز بورڈنگ سکول اور لڑکیوں کا میڈیکل سکول تعطیلوں کے سبب سے بند تھے اور بہت سے مشنری باہر تھے **چٹکی فنڈ** شروع کیا گیا۔ اور ہر ہفتے آٹا یا چاول یا پیسے جو بعضوں نے آٹا وغیرہ جنس کے نہ رکھ سکنے کے سبب دئے رکھے گئے اور اکتوبر کے پہلے ہفتے جب کہ بوائز بورڈنگ سکول کھلنے لگا اور مشنری آنے شروع ہوئے حساب کیا گیا تو اس عرصے میں ۷۱ سیر آٹا اور ۴ سیر چاول اور ۱½ سیر دلیہ اور ۱۴ نقد وصول ہوئے۔

ہمارے خیال میں لودیانہ کی مسیحی جماعت نے سیلف سپورٹ کے بارے میں ایک نہایت عمدہ عملی تجویز ہم کو بتلادی ہے جس پر ضروری ہے کہ سب جگہ عمل کیا جاوے اس کا بڑا فائدہ یہہ ہوگا جیسا کہ لودیانہ میں بھی ہوا کہ جو لوگ نہ تو گرجے کے چندوں میں اور نہ اور کسی طرح پیسہ دیتے یا دے سکتے ہیں وہ بھی اس آٹے وغیرہ جنس کے دینے میں شریک ہو سکتے ہیں۔

ہم لودیانہ کی مسیحی جماعت کا اس فنڈ کو عملی طور پر جاری کر کے ایسا خاطرخواہ نتیجہ نکالکر دکھلانے کے لئے شکرگذار ہیں اور دوسری مسیحی کلیسیاؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے اپنے ہاں اِس **چٹکی فنڈ** کو

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم اول)

نُور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے } اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری غلام مسیح صاحب + پادری پی۔ سی اوپل صاحب

پونے دوسو صفحہ کی کتاب

معنی بہ شہر ہیں یہہ شایع اُس کی آمد و رفت
کہ جس سے دند ہ نہیں وہ بھی انتظار میں ہے

ڈاکٹر شاق صاحب کا قول ہمارے ریویو نویس نے اپنے ریویو میں اقتباس کیا ہے بالکل صحیح ہے "اِس اکھاڑہ میں جسکو آپنے للکارا ہے ایک نہیں بیسوں مرد میدان موجود ہیں"۔ اگر ہم اِس دعوے کو مدنظر رکھکر ناظرین کرسچن لٹریچر کا ملاحظہ کریں تو معلوم ہو جایگا کہ ہمارے قادر الکلام انشا پردازوں نے جتنی کتابیں محمدی مذہب پر تصنیف کی ہیں اتنی اور کسی مضمون پر نہیں لکھیں۔ ضرورت نہیں کہ اُن کے نام یہاں درج کئے جائیں۔ یہہ امر ایسا اظہر من الشمس ہے کہ بچہ بچہ اِس سے واقف ہے۔ ابھی چند دن ہوئے کہ ہم کتاب منادالحق پر ریویو لکھ رہے تھے جس سے محققین پر روشن ہو گیا ہوگا کہ فی الحقیقت اِس اکھاڑے میں ایک چھوڑ بیسیوں مرد میدان ہیں جو مُلّاؤں کی سپاہ سے اسلحۂ جنگ چھین لینے پر قادر ہیں۔ قرآن و احادیث کا ایک ایک ورق دیکھ ڈالا۔ تفسیروں اور شرحوں کی میگزین کی خوب چھان بین کی اور پھر مروت و محبت سے۔ دلیل اور منطق سے۔ ہر طرح دکھا دیا کہ جس قلعہ میں آپ پناہ گزین ہیں ع وہ فقر دھوکے کی ٹٹی ہے پائیدار نہیں۔ مگر ہمارے احباب ایسے "از خود رفتہ" ایسے محو اور دلدادہ ہیں کہ وہ مصداق۔

سمجھایا تمنے ہم کو تو ہر طرح ناصحا
لیکن ہمارا دل نہیں سمجھا کسی طرح

یا تو کچھ توجہ ہی نہیں کرتے اور اگر توجہ کرتے اور کچھ بولتے ہیں تو ایسے مدلل طریقہ ہیں جو اُس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب منطقی دلایل ختم ہو جاتی ہیں۔ شکوہ ہے تو یہی ہے سب بیجا ایک تیرا دل نہ ہو شیریں کبھو اسپر جگر پانی ہوا فرہاد کا ہائے تبھی پتھر کا + مگر اِس سردمہری پر بھی مسیحی جوانوں کے حوصلے ٹھنڈے نہیں ہوئے۔ وہ اب بھی اِس بات کے درپے ہیں کہ اپنے قلم عجاز رقم سے مسلمانی سردمہریوں میں مسیحی ہمدردی اور وفا کا دم پھونکیں سب وفا سکھلا رہے گا دل ہمارا تمہاری خاطر نامہربان کو + چنانچہ آج ایک اور ریویو جو کسی نادیدہ دوست مسٹرک کی تصنیف ہے ناظرین کے زیر ملاحظہ ہے۔ ریویو نویس نے اِس ریویو میں "پونے دوسو صفحہ والی کتاب" کی ایسی تصویر دلپذیر کھینچی ہے کہ مشتاقان دیدار اِس لفظی فوٹو کی لطافت و ملاحت پر سو سو جان سے قربان ہیں۔ ہمارے ریویو نویس سچ فرماتے ہیں۔ کہ۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا اَکہ دولت از گفتار خیزد۔ گرچہ مسٹرک۔ کے مفصل بیان کو حاشیہ کی ضرورت نہیں کیونکہ اُنہوں نے ریویو نویسی کا حق بڑی لیاقت سے ادا کیا ہے اور اُن کی تحریر میں منشیانہ عبارت۔ محققانہ روش اور ظریفانہ مذاق کے عنصر کچھ کم عیاں نہیں۔ توبھی ہم اِس کتاب کے غیر مرئی مصنف کے قلم جادو رقم کو چند سطروں کی بعینت پڑھے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہہ صحیح ہے کہ ہمارے بزرگان دینی مباحثہ کی راہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ مرحلہ پر مرحلہ طے کرتے آئے ہیں اور غنیم کو منہ دل اور کمین گاہوں سے نکال کر شکست پر شکست دیتے رہے ہیں۔ مگر اِس جادو کلام گمنام مصنف نے اپنے افسوں سے مخالف کے سب قلعے ہوا میں اُڑا برباد کر دئیے ہیں اِس ہنسری بچیانے اگر وہ صفحہ دُنیا میں کہیں موجود ہیں تو جان لیں گے کہ اِس تشبیہ کا ماخذ اُن ہی کی کتاب ہے۔ مصرعِ قلم سے ایسی نئی نئی جون اُبلتی ہے کہ نئے خیالات اُس کے قلم کے ارد گرد گوپیوں کی طرح رقصاں ہیں۔ مصنف کو اگر بارچۂ لٹریچر کا (گستاخی معاف) رنگیلا کنہیا کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ وہ جتنی باتیں کرتا ہے مسلمانی ملاؤں کی زبان میں کرتا ہے مگر ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے اِن دھجیوں کو پیوند میں لاتا اور مولویوں کے اقوال کی اپنے خیالات میں ایسی گرہ لگاتا ہے کہ فن اقتباس ہیں اگر اُسے اُستاد کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ سنجیدگی اور ظرافت۔ سلاست اور بلاغت کو ترکیب دیکر ایسی معجون معتدل بنا دیا ہے کہ اگر ایک طرف سیاق عبارت میں یہہ خوبی پائی جاتی ہے کہ پڑھنے والے کو اُس میں فی الحقیقت ایک ناول کا مزہ آتا ہے تو دوسری طرف اُس میں یہہ کمال بھی موجود ہے کہ جب ہمارا فارس مضمار کلام عنان توجہ سنجیدگی کی طرف پھیرتا ہے تو چشم زدن کے عرصہ میں عبارت البالغ بلیغتی ہے کہ وہ جو ابھی ابھی "زعفرانی مقامات" کی سیر دیکھکر تبسم میں کلیوں کی طرح کھل کھلا رہے تھے آن کی آن میں کثرت سنجیدگی سے غنچۂ لب بستہ کی طرح لب بند ہو جاتے ہیں +

دشمن کو اُسی کے ہتھیاروں سے مغلوب کرنا جس فن کا نام ہے اُس میں اِس مصنف کو مہارت تام ہے۔ جو باتیں مولویوں کے مُنہہ میں بحر مشور اور کچھ زور نہیں رکھتیں اُن کے گولے اِس مشاق کے ہاتھ میں رائفل کو مات کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ "لا تنظر والی من قال وانظر والی ما قال" ہمیں یہہ خبر دیتا ہے کہ ہم اِس سحر بیان لیکن حلیم الطبع مصنف کے نام و نشان سے جو شہرت و نام کی پرواہ نہیں کرتا واقف نہیں ہو سکتے۔ اور واقعی جب ہم اپنی نظر "ما قال" کی طرف کرتے ہیں تو یہہ کہنا پڑتا ہے کہ جو اپنے ہنر میں ایسا بے مثال اور باکمال ہے کہ ثانی اُس کا عنقا ہے وہ اگر اپنا بسیر آشیانہ عنقا میں کرے تو عین زیبا ہے + کتاب ہو واقعی اپنی قسم میں



بے نظیر ہے۔ ہر پہلو سے جواب دندان شکن اور عیسائی مناد کے ہاتھ میں سیف"۔ اس میں ذرا شک نہیں۔ بھائی منادو مشنہر کی شکایت کو رفع کرو۔ مولویوں کے نام اٹڈو کیٹ کے دفتر میں لکھ بھیجو۔ اُنہیں مفت میں ملیگی۔ اور آپ کو چھ آنہ میں اپنے نام بھی داخل رجسٹر کراؤ۔ ایک ایک کاپی اس کتاب کی ہر ایک کے پاس ہونی چاہئے۔ ضرور ہونی چاہئے۔ جب اشاعت کے لئے تیار ہو جائیگی تو آپ کے پاس جیسا ریویو لیں دنوں میں اُس کی کاپیاں بھیجی جائینگی +

مُراسلہ

پونے دوسو صفحہ کی کتاب

وہ پونے دوسو صفحہ کی کتاب جو مسلمانوں کو مفت نذر ہو سید امیر علی کے مشہور و معروف رسالہ "تنقید الکلام فی احوال شارع الاسلام" کے ایک اہم حصہ کے جواب میں جس میں انہوں نے حضرت کی کثرت ازدواجی کی معذرت کرکے آپ پر سے شہوت پرستی یا عیاشی کا الزام دفع کرنا چاہا ہے لکھی گئی ہے۔ ابھی اس وقت یہہ کتاب کسی عیسوی مجلس کے اہتمام سے مشن پریس میں زیر طبع ہے۔ اس کے تصنیف کی کیفیت خالی از دلچسپی نہیں ہو سکتی اول تو اس لئے کہ یہ سید محمد حسین بٹالوی کی ایک خاص تحدی کے توڑنے کے لئے تصنیف ہوئی جب کہ صاحب ممدوح کی وہ للکار اہل اسلام کے کانوں میں ابھی گونج رہی ہے کہ جو کوئی محمد صاحب کا ایک گناہ ثابت کریگا اُس کو ایک ہزار روپیہ انعام ملیگا دوم اس لئے کہ ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق نے جو اس کے مشتہر میں ایک ہزار جلدیں علماء اہل اسلام کو مفت نذر کرنے کا اشتہار دیکر شائقین کو چشم براہ کر رکھا ہے۔ واقعی ہزار کی رعایت میں یہہ ہزار ایک نادر الوجود تحفہ ہے جس کو اہل اسلام مدت مدید تک یاد رکھیں گے +

اس تحدی کے بارہ میں ڈاکٹر صاحب اپنے اعلان میں بہت خوب فرماتے ہیں "افسوس مولوی صاحب اپنے جوش حمایت اسلام میں ایسے ازخود رفتہ ہو گئے اور بالکل بھول گئے کہ اُس اکھاڑے میں جس کو آپ نے للکارا ہے ایک نہیں بیسوں مرد میدان موجود ہیں۔ اور اگر در اصل کہیں آپ ان کو بہ ثبوت فی گناہ محمد یہ ایک ایک ہزار روپیہ دینے لگیں تو خزائن سلاطین اسلامیہ اک آن میں خالی ہو جاویں مجھکو ان ڈیپوٹیشن کی قسمتی اردو کی دقت تو معلوم ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے۔ اُس وسید الشیخ چلّی کے جس کو آپ جھلا کر کذاب و کیا دلالہ ثانی و دجّال کا دیانی کہتے ہیں ہزاروں روپیہ کے انعاموں کے سیکڑوں اشتہار دیکھ سُن کر جو وہ روز اپنے اباطیل کے رد کرنے والوں کو دونوں ہاتھوں سے دینے کا وعدہ کیا کرتا ہے میں آسودہ ہو گیا ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ آج تک کوئی انعام جناب کو نہیں ملا۔ پس آپ کو معلوم ہو کہ ہم آپ کے اشتہار کو مرزائی اشتہاروں سے کچھ زیادہ وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے گر تاہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ محض بغرض احقاق حق آپ کے اس تحدی والے ہزاری انعام کے جادو کو توڑ دیں اور دکھلا دیں کہ آنحضرت ایک باد خطاؤں کا ذکر کون کرے سراپا خطا تھے اور آپ سیکڑوں گناہوں سے جو قولی بھی ہیں فعلی بھی ہیں اور خیالی بھی اور جو قرآنی بھی ہیں اخلاقی بھی ہیں اور رسمی بھی لدے ہوئے تھے جس کے لئے مسلمانوں نے گو طرح طرح کے حیلے تراشے اور عذر کئے مگر عیسائیوں نے اُنکو رد کر دیا اور اُن پر سے مولوی کی ہر معذرت کے جالے کو جھاڑ پھینکا

ڈاکٹر شایق کے علاوہ اشتہار سے بھی اس کتاب کے وجود کی علت غائی بیرنگ خبردار ہو چکے ہیں اور اس اشتہار کے مضمون پر جو صاد ایڈیٹر نورافشاں نے کیا ہے اس سے اُسکی وقعت بھی عیاں ہو گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اِس کتاب کو اول سے آخر تک دیکھا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ جیسا اس اشتہار میں درج ہے یہہ کتاب واقعی قابل دید ہے" اور قابل دید کیوں نہو یہہ ایک دنگل کا مرقع ہے۔ ایک طرف نور آزما مولوی صاحبان صف بستہ ہیں اور مولوی بھی کیسے محمد علی صاحب کانپوری بانی ندوۃ العلما مولوی محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعت السنۃ مولوی حکیم نورالدین مصنف فصل الخطاب و سراج دین مرزائی کادیانی۔ اور مولوی فیروزالدین صاحب فیروز ڈسکوی مصنف تاریخ محمدی اور ان سب کا میر اکھاڑہ الملک کما نڈر انچیف آنریبل مولوی سید امیر علی جج ہائیکورٹ کلکتہ اور دوسری طرف کوئی عیسائی کھلاڑی ہے جس کے فن سے ہم آج اس اکھاڑے میں آشنا ہوتے ہیں جس کے ہاتھ میں یہہ پانچوں حامیان اسلام مصداق۔ پنجے میں پھنسے تو چھکے چھوٹے۔ تلملا رہے ہیں۔ پھر اگر اس جوان سے پوچھئے کہ آفت جان تو کسی تو جواب میں بجز اس کے کچھ نہیں کہتا کہ "لا تنتظر والی من قال فانظر والی ما قال"

اپنے دیباچہ ہی میں اُس نے بتلا دیا ہے کہ وہ سید امیر علی کی تو تردید کرتا ہی ہے مگر اپنی بحث کو ہر جانب سے پورا کرنیکی خاطر ساتھ ہی ساتھ علاوہ اُن چھوٹے موٹے مولویوں کے جن کا نام "حسن" ہے اُن بڑے بڑے مولویوں کو جنکا نام ہم اوپر بتلا چکے۔ یہانتک اُن کے خیالات اِس بحث میں متعلق میں جواب دیگا تاکہ اس رسالہ کے بعد پھر کسی صاحب کو یہہ عذر باقی نہ رہجاوے کہ فلانے منشی صاحب یا فلانے مولوی صاحب یا فلانے سید صاحب نے جو فلاں جواب دیا تھا اس کی رعایت نہیں کی پس ہمکو دعویٰ ہے کہ آج تک اس بحث پر جو کچھ لکھا گیا اور جو عذر پیش کیا گیا ہم نے اُنکا جواب بہ نظر ین کر دیا اس جہت سے یہہ رسالہ بالکل نیا رسالہ ہے" +

"یہاں گنجایش نہیں کہ میں کتاب کے کوئی معتدبہ حصہ پیش کش ناظرین کرکے ایسے ایسے زعفرانی مقامات سناؤں تاکہ اہل مذاق لطف اُٹھاتے اور بات کو سمجھتے" مگر ہاں اُن کی خاطر فہرست مضامین کا کچھ مختصر سا نقشہ کھینچکر ناظرین منتظرین کے "حسرت دیدار" کو بڑھاتا ہوں +

ابتدائے کتاب یعنے پہلی تین فصلوں میں مسئلہ تعدد ازدواج پر بڑی مفصل۔ مدلل اور سنجیدہ بحث کرکے دکھلایا ہے کہ عہد قدیم سے اُس کو کیا تعلق تھا اور کیوں۔ اور انجیل نے اِس مسئلہ میں کیا ترمیم کی اور کس مصلحت سے۔ اور پھر شرع اسلام نے اِس بارہ میں کون سی ناقابل عفو تقصیر اخلاق اور تہذیب کے قانون کے برخلاف کی اور اُس کے ضمن میں شائستہ و تعلیم یافتہ اہل اسلام کی شہادت۔ قرانی تعلیم کے خلاف پیش کرکے انجیلی مسئلہ کی تائید کی ہے اور یہیں اُن ناقص اور بیجا تاویلات کی تردید بھی کردی ہے جس سے زمانہ حال کے مسلمان مثل ازیبل سیدوں کے اِس حیوانی تعلیم کو قرآن میں ندارد بتلاکر اسلام کی مرمت کے درپے ہوتے ہیں۔ یہاں یہہ بھی بڑی خوبی سے سمجھا دیا ہے کہ قرآن کثرت ازدواجی میں «عدل» کس حیلہ کا نام رکھتا ہے اور عدل کو سُنتِ نبی سے کیا ناگفتہ بہ علاقہ تھا اور نیز یہہ بھی کہ حد تعدد یعنے صرف چار ازواج بالکل نمائشی ہے اور پھر لونڈیوں کے بارہ میں قرآن اور حدیث کا صحیح فتویٰ کیا ہے یہہ بھی بتلاکر سیدوں کے اوہام کی اصلاح کی ہے۔

چوتھی فصل میں مصنف نے پیغمبر اسلام پر کثرت ازدواجی کی بابت چار لاجواب الزاموں کی سلسلہ وار تصریح کرکے مولویوں کی مزاج پرسی کی ہے۔

پانچویں فصل میں امہات مومنین کا سلسلہ وار تاریخی بیان ضبط تحریر میں لایا ہے۔ پہلی دفعہ میں بی بی خدیجہ کا پہلے اُن کے حسب ونسب۔ تموّل اور حسن وجمال کا پھر تنگدستی وفاقہ مستی آنحضرت کا چربہ اُتارا ہے۔ پھر بڑی گہری نگاہ سے اِس امر کو مدلل کیا ہے کہ کیوں اِس بی بی کے حین حیات آنحضرت کو کسی دوسری عورت سے ملنے کی جرأت نہ ہوسکی اور یہاں تو مولویوں کے لب پر مہر لگادی ہے پھر آپ نے قرائن تاریخ کے ساتھ یہہ ثابت کردیا ہے کہ آنحضرت کی طبیعت کا میلان عورات کی جانب اوائل عمر سے از بس رہا ہے مگر بی بی خدیجہ نے اُس کو کسی قوی بازو سے روک کر معطل کردیا تھا جس کی مخالفت کا یارا حضرت علیہ السلام کو نہیں ہوسکا تھا۔ اُس کی دوسری فصل میں بی بی سودا کا مذکور ہے کہ کیونکر حضرت نے اُن کو اپنی زوجیت میں قبول فرمایا اور مابعد کو کس طرح اِن کو طلاق دیا پھر کس حالت میں رجعت فرمائی اور اُس کی ایک دردناک تصویر کھینچی ہے۔

تیسری دفعہ میں حضرت عائشہ کا مذکور ہے پہلے ان کے سن وسال پر بحث کرکے اُس کی غیر مناسبت حضرت کے سن سے دکھلائی ہے پھر عرب کی رسم دربارہ لڑکیوں کے عمر بلوغ کی دکھلائی ہے اور نیز یہہ بھی کہ حضرت ابوبکر اِس عقد سے کس طرح گریز کرنا چاہتے تھے اور کہ اِس نکاح سے کیسے کیسے الزامات حضرت کے چلن پر وارد ہوتے ہیں پھر اِس دفعہ میں حکیم نورالدین کے دعوےٰ کے معارضہ میں حضرت عائشہ پر الزام زنا کی تشریح کرکے مریم صدیقہ کے بارہ میں حکیم صاحب کی زبان درازیوں کے جواب میں آپ کو ایسا سبق پڑھایا ہے کہ الامان والحفیظ۔

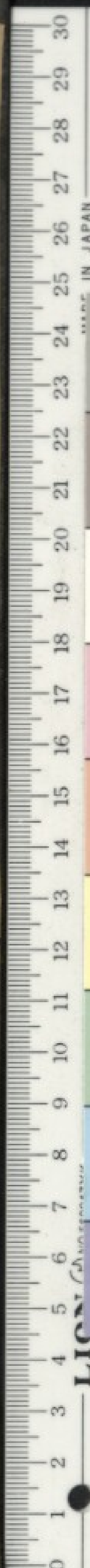
پھر ایک علیحدہ دفعہ میں حضرت حفصہ کے حالات ہیں کہ کس طرح اِس بی بی کو آنحضرت نے اپنے لئے حاصل کیا اسی میں صحابہ کرام کی کچھ خانگی پالیسی کی بھی جھلک ملتی ہے۔ سید امیر علی صاحب کو مصنف نے یہاں بُری طرح آڑے ہاتھوں لیا ہے۔

اِس کے بعد ہر ام حبیبہ ام سلمہ اور ام المساکین کا حال سُنایا ہے۔

پھر چھٹی دفعہ میں زینب بنت جحش کا قصہ چھیڑا ہے اور اِس پر بہت ہی مفصل اور نادر تحقیق کی ہے پہلے زید کے «ابن محمدؐ» ہونے کی کیفیت کو روشن کیا ہے پھر زید اور زینب کی ناچاقی کے صحیح اور اصلی اسباب پر بحث کی ہے مولویوں کو سمجھایا ہے۔ اِس کے بعد مصنف نے زینب کے طلاق پر۔ پھر زید کے «ابن حارثہ» ہو جانے پر۔ پھر آنحضرت کے ساتھ اُس کی وفاداری کی روایت پر عجیب وغریب نکتہ چینیاں کیں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کس درجہ صحابہ کرام کا ہمراز ہے پھر ایک جگہہ حکیم نورالدین صاحب کی تعلّی کے جواب میں «غیرت صحابہ کرام» کا کچھ نمونہ دیگر مولوی محمد حسین سے داد طلب کی ہے۔ اور پھر بتلایا ہے کہ کیوں آنحضرت نے ابتدا میں زینب سے نکاح نہ کیا بلکہ اب اُس کی ضرورت ہوئی پھر اِس نکاح کے سبب پانچ الزاموں کی تشریح کی ہے جو آنحضرت پر عائد ہوتے ہیں اور مولویوں سے جواب مانگا ہے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

نویں فصل میں آنحضرت کی کثرت ازدواجی پر علماں کے تمام معذرتوں کو باطل کیا ہے اور بڑے کمال کے ساتھ جس کا لطف صرف دیکھنے کے متعلق ہے۔ اور بتلایا ہے کہ نہ تو اولاد ذکور کی خواہش آنحضرت کو بھی الزام سے بری کرسکتی ہے نہ کوئی مصلحت ملکی یا قومی یا خاندانی۔ یہاں بیوہ پروری کے حیلہ کی بھی دھجیاں اڑادی ہیں اور نیز تعلیم نسوان کی بھی۔ اور اسی جگہ اسلامی رسم پردہ کی بھی کچھ پردہ دری کی ہے۔ پھر بڑی سنجیدگی کے ساتھ اور منطق کے زور کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کے عذر «سُنت انبیا سابقین» کی قلعی کھولی ہے اور دکھلا دیا ہے کہ کیوں حضرت کو اُن کی آڑ میں مفر نہیں اور کیوں حضرت کا فعل دیگر انبیا کے فعل سے بالکل مختلف تھا اس میں کوئی شرعی نسبت نہیں ہوسکتی۔

دسویں فصل میں مسئلہ متعہ پر بحث کی ہے اور قرآن وحدیث کی بنا پر شیعوں کے قول کی تائید کرکے اسلامی تعلیم کو الزام دیا ہے۔



بارھویں فصل میں مسئلہ طلاق پر بحث کر کے مولوی صفدر علی صاحب کے قول کی تائید کی ہے اور حضرت امام حسن کے عبرت ناک سانحہ کو سُنا کر مومنین کو رُلایا ہے۔

تیرھویں فصل میں سید امیر علی کے بہت سے نادرست اقوال اور بیجا مطاعن کی تردید ہے جو اُنہوں نے عیسائی دین کے خلاف کئے ہیں اور اُس کے معترضہ میں انجیل و قرآن کے مقابلہ سے عورات کی حیثیت دکھلائی ہے کہ تعلیم انجیل کیسی پاک ہے۔

غرض کہ اس کتاب کی واقعی خوبیاں اُس کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہیں جو ہمارے لکھنے سے کہیں زیادہ ہیں۔ ہم نے یہاں صرف اُس پر کاربند ہونا مناسب جانا۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا افتد کہ از گفتار خیزد

شایق صاحب جن کو اس کتاب کے مشتہر ہونے کا فخر حاصل ہے بہت واجبی طور سے "اُس تحریر کے متشابہ عبارت۔ محققانہ روش۔ ظریفانہ مذاق ہے" دلدادہ ہیں۔ ایک اور بامذاق سخن فہم اور قابل شخص نے بھی اُس کو دیکھا تھا وہ کہتے ہیں کہ "مصنف نے بہت محنت کے ساتھ آنحضرت کی ایسی نادر و نفیس فوٹو کھینچی ہے کہ سابق کے تمام فوٹو اب اِس کے سامنے پھیکے پڑ گئے جس انشا پردازی سے اس کتاب میں کام لیا گیا اور جو زبان استعمال کی گئی وہ عین موقع و محل کے حسب حال و موزون ہے اس میں فی الحقیقت ایک ناول کا مزہ آتا ہے جس وقت میں نے اس کتاب کو ہاتھ میں لیا میرا جی اُس میں ایسا لگ گیا کہ کتاب ہاتھ سے نہ چھوٹی جب تک کہ تمام نہ کر لی تم نے بھی اس کتاب کا مسودہ شروع سے آخر تک دیکھا ہے بعض جگہہ تو عبارت ایسی ہے کہ مسیحی پڑھنے والوں کو ضرور ہی لطف دیگی۔ کتاب واقعی اپنے قسم میں بے نظیر ہے ہر پہلو سے جواب دندان شکن ہے عیسائی منادوں کے ہاتھ میں یہہ سیف کا حکم رکھتی ہے" اور مولوی صاحب کے زہروں کے لئے تریاق کا۔

ایک افسوس کی بات ہے کہ مشتہر اس بات کا شاکی ہے کہ اُس کی درخواست کے مطابق بجز چند احباب کے اور مسیحی بھائیوں نے اپنے اپنے شہر کے مسلمان مخالفوں کے نام سے اطلاع نہیں دی باوجودیکہ سینکڑوں اہل اسلام نے خود کتاب پانے کی درخواست کی ہے۔ پس ہم اسی موقع پر عیسائی بھائیوں کو دوبارہ تاکیداً یاد دلاتے ہیں کہ وہ جلدی کریں اور مشتہر کی اس کار خیر میں مدد کریں۔ اس میں عیسائی منادوں کی بڑی مدد متصور ہے کیونکہ یہہ کتاب اُن کی طرف سے کامیابی کے ساتھ لڑنے والی ہے اور اس وقت بلا قیمت اہل اسلام کو ملتی ہے ایسے عمدہ موقع کو ہاتھ سے چلا جانے دینا اور ایک پوسٹ کارڈ لکھنے کی تکلیف سے دریغ کرنا موجب حیرت ہے کتاب کی قیمت ۲ معہ محصول ڈاک مقرر ہے خریداروں کو چاہئے کہ فوراً قیمت ارسال کر کے اپنے نام درج رجسٹر کرائیں تاکہ کتاب جو ماہ دسمبر تک تیار ہو جاوے گی بعد تیاری کے اُن کو فوراً مل جاوے مشتہر کا پتہ یہہ ہے۔

"ڈاکٹر شایق" معرفت پادری ٹھاکر داس صاحب۔ گوجرانوالہ پنجاب

تثلیث

جس طرح ہر مذہب کی بنیاد ایک اعلیٰ ہستی کے وجود پر قایم ہے اسی طرح مسیحی مذہب کی بنیاد توحید فی التثلیث پر قایم ہے۔

عموماً خدا کے پہچاننے اور اُس کے پوشیدہ بھیدوں کے جاننے میں کم و بیش غلطیاں ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں کہ جن سے انسان کی نجات کا کوئی معقول انتظام معلوم نہیں ہوتا۔ اور نہ ویسے عقیدوں سے انسان اپنے اخلاق میں اعلیٰ درجہ پر ترقی کر سکتا ہے۔ ذات الہی میں وحدت فی الکثرت یہہ ایک الہامی مسئلہ ہے۔ اگرچہ مسئلہ برتر از عقل ہے مگر مخالف عقل نہیں۔ خدا کا وجود اور اُس کی یکتائی خلقت پر غور کرنے سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ارباب دانش کے لئے تمام مخلوقات صاف و صحیح شہادت اس امر کی ہے کہ کوئی خدا ہے۔ خدا کا اسم اعظم اُس کی کل مخلوقات کی ساخت میں موجود ہے۔ جب ہم خدا کی ہستی پر غور کرتے ہیں تو ہم کو بلحاظ اُس کے کہ خدا ازلی ہے مطلق ہے لامحدود ہے اور ہمیشہ یکساں ہے یہہ بھی مان لینا پڑتا ہے کہ اُس کی صفات کسی زمانہ میں ایسی نہ تھیں کہ وہ بالقوا ہوں اور بالفعل نہ ہوں۔ اس صورت میں ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ اُس کی صفات ازل سے بالفعل تھیں یعنے اس وقت سے جب کہ مخلوقات حالت عدم میں تھی جب ہم منجملہ اور صفتوں کے خدا کی ایک صفت پر خیال کریں مثلاً صفت علم کہ اُس کے لئے تین باتوں کی ضرورت ہے یعنے عالم۔ معلوم۔ نسبت علمیہ۔ پس اگر ہم کہیں کہ خدا ازل سے ہے اور معلوم اس کا موجودات خلقت تھی۔ اِس سے خدا کی مطلقیت اور اُس کی ذات کی کاملیت میں نقص واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کو اپنی صفات کی فعلیت اور کاملیت کے لئے خلقت کا پابند ہونا پڑتا ہے اور یہہ بات شان الہی کے خلاف ہے۔ پس الہام ہم پر اِس مشکل کو آسان کرتا ہے۔ اور کتاب مقدس کے مختلف مقاموں میں ذات الہی میں کثرت ثابت ہوتی ہے کہ جس سے خدا کی کاملیت اور اُس کی مطلقیت اور صفات میں کسی طرح کا نقص واقع نہیں ہوتا یہہ الہام بھی بتلاتا ہے کہ ذات الہی میں ازل سے تین امتیاز ہیں جو ہر ایک شخصیت رکھتے ہیں۔

غرض مطلب یہہ ہے کہ عامل و معمول عالم و معلوم

محب ومحبوب دونو ایک ہی ذات سے ہیں۔ جیسا کہ بیبل کے مختلف مقاموں میں لکھا ہوا ہم دیکھتے ہیں کہ اقنوم اول خالق ومالک تمام اشیاء مرئی اور غیر مرئی کا ہے اور اقنوم ثانی یعنے ابن سرچشمہ الوہیت سے ازلی تولید کی روح سے رواں ہے۔ اور اقنوم ثالث وہ نسبت ہے جو آب اور ابن میں گویا ایک علاقہ بلکہ رشتہ ہے کلام اللہ سے ہر ایک اقانیم کی ازلیت اور اس کی صفات کی یکسانیت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اقانیم ثلاثہ فی الذات ہیں۔ مسئلہ ہذا نہایت ادق مسئلہ ہے کہ جس کا انکشاف صرف انسان کی روح پر اُس وقت ہو سکتا ہے جب کہ وہ بصدق دل اور طہارت قلبی سے خدا کی طرف رجوع لاوے۔ اس مسئلہ پر انسان کی نجات کا دار ومدار اور مذہب عیسوی کا مرکز اور اصل حقیقت اور بہت بڑا بھید ہے۔

اخبار کرسچن ایڈوکیٹ مطبوعہ ۱۵ستمبر سنہ رواں میں شمس الدین صاحب پنشنر ملازم سرکاری گرجا گھر متصل ریلوے اسٹیشن اشتہار دیتے ہیں کہ فدوی سانپ کے کاٹے ہوئے کے علاج میں بفضل خدا کمال درجہ کی واقفیت رکھتا ہے۔ اور علاج بھی اس قسم کا کہ کسی مذہب کے خلاف نہ ہو اور آخر میں فرماتے ہیں کہ جس کسی کو سانپ نے کاٹا ہو میرے پاس تشریف لاویں۔ بفضل خدا بہت جلد شفایاب ہو گا" میرے خیال میں سوا اُس اسٹیشن کے قریب رہنے والوں کے اور کسی دور کے رہنے والے کو کسی طرح کا فایدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہاں پہنچتے پہنچتے بیچارے مارگزیدہ کو زہر چڑھ جائے گا اور راہ ہی میں اُس کا کام تمام ہو جائے گا۔ لہذا اگر مشتہر صاحب کو عوام الناس کا فایدہ پہنچانا منظور ہو تو وہی علاج درج اخبار فرما کر عند اللہ ماجور ہو جاویں۔ تاکہ یہہ ایک فیض عام ہو۔ اور ہر شخص اپنا علاج ہر جگہہ کر لیا کرے۔ راقم۔ جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی ۔۔

رومی سلطان اور ہندی مسلمان

جنگ روم ویونان کو ابھی بہت عرصہ نہیں گزرا جو ہم اُس کے واقعات کو فراموش کر بیٹھیں۔ اخبارات میں پر میں اور محمدی بھائیوں کے محررہ مضامین پیش نظر ہیں۔ خدا معلوم زمانہ کو انقلاب نے کس چکر میں ڈالا ہے کہ ہماری عقل چرخ ہوئی جاتی ہے کجا آں شوراشوری اور کجا ایں بے نمکی یا تو وہ دعوی یا یہہ ہیچ میچ ہے کہ ناعاقبت اندیشی انسان کو نیک وبد میں تمیز کرنے سے بالکل محروم کر دیتی ہے۔ جب ہم محمدی اخبارات سلطانی فتح یونان پر کوئی ریمارک دیکھتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ۱۸۵۷ء کے گویا انگریزی عملداری کو دوبارہ بدقسمت ہندوستان سے نکالکر سات سمندر پار کر دیا اور محمد شاہی زمانہ گھر گھر ناچتا ہے۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ کسی دریدہ دہن ایڈیٹر یا کارسپانڈنٹ کے قلم سے ایسے بے ساختہ اور ناپرداختہ مضامین صفحہ تحریر پر نظر آئیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ پٹھانوں نے گانوں مارا اور جولاہوں کی ڈونڈیں پھولیں۔ ایشیاو یورپ کی پالیسی کا سمجھنا اور گورکھ دھندے کا سلجھنا برابر ہے اور اُس کے حق میں محمدی نامور شاعر حافظ نے خوب کہا۔

بیت

امور مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشیں تو حافظا مخروش

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس معرکہ گذشتہ وپیوستہ یونان نے کس بنا پر فتنہ خوابیدہ کو جگایا اور سعدی کے قول کو بھلایا۔

بیت

ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز
گفتم ایں فتنہ است خوابش بُردہ بہ

سلاطین یوروپ جو امن پسندی کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہیں اس نابرابر معرکہ میں برابر خاموشی کے عالم میں رہے اور مست ہاتھی کے پاؤں تلے مور ناتوان کو کچلنے اور پسنے دیا شاید اس خیال سے کہ تمام محمدی اخبارات دوسرے تحریک پر بھی مذہبی فیلنگ کی دُم لگا کر اپنی اپنی رایوں کو دھوبی کا گیت بنا دیں گے اگرچہ ادھر یہہ سخن فہمیاں ہوتی رہیں مگر ادھر بھی وہی چیکو بابے اُڑیں کہ عیسائیوں کو خلیفتہ المسلمین نے ہرا دیا اسلام نے فتح پائی مسیحیت پر شکست آئی ہر آنر لارڈ سالسبری کے اس فرمان پر کہ عیسائیوں کی ملکیت محمدیوں کے قبضہ میں نہ آنا مناسب ہے وہ غل مچایا کہ بغیر سوچے سمجھے مذہبی اڑنگا لگایا یہہ تو شروع میں اگلی چرب زبانی تھی حمیت مسلمانی تھی مگر جب دیکھا کہ گورنمنٹ ذرا بیدار ہوئی اور ان محمدی اخبارات کی زٹل نے آسمان وزمین کے قلابے ملانے میں کوئی بات اوٹھا نرکھی جابجا جلسہ کر کے دل کے پھپھولے توڑے دعاؤں میں سلطان روم کے مخالفوں کی بربادی چاہنا اناپ شناپ حد درجہ تک پہنچ گیا اور اس جوش جاہلانہ نے یہیں تک قرار نہ پکڑا بلکہ ہندو کمیونٹی تک خمیر کی طرح پہنچنے لگا اور بغاوت کی حد تک پھیل جانے کا اندیشہ دامنگیر ہوا تب گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا شروع کیا۔ ہمارے ہم عصر سرسید کا خدا بھلا کرے جو کہ ٹھیٹھ مسلمان ہیں وقت سے بہت پیچھے بر آمد ہوئے اور محمدیوں کے اس تودہ طوفان سیلاب کو اپنی عقل اڑنگل سے گرانے لگے چونکہ وہ دانا ہیں خود اپنا پاؤں بچا گئے ساتھ ہی ایک اُنگلی کا برادران محمدی کو اشارہ بتا گئے کہ ہوش میں آؤ گورنمنٹ برطانیہ کی رعایا ہو کر ایک دور دراز سلطان کی فتح یونان پر اتنا غل مت مچاؤ مگر اب کیا ہوتا ہے ہاتھی کے دانت نکلے ہو نکلے اب اندر لوٹ نہیں سکتے۔ تو بھی محمدی اخبارات جھٹ پٹ

پہلو بدل بیٹھے اور کہنے لگے کہ مسلمانوں کی اس فسخ سلطان کی خوشی گویا ہماری منصف اور آزاد مزاج گورنمنٹ انگلشیہ کی بے تعصبی اور رعایا پروری ہی گویا اس محمدی شہنشاہی میں ہو کر سرکار انگریزی نے چار دانگ عالم میں اپنی آزاد پسندی تمام سلاطین ماضیہ اور مستقبلہ کے کان میں آواز پہنچادی ہم تو دنگ ہیں کہ اب انہوں نے یہہ رنگ کیوں بدلا کہ مسلمانان ہند گورنمنٹ انگریزی کی وفادار رعایا ہیں۔ کیا یہہ نتیجہ سچ ہی۔ بقول مرزا غالب ع حضرت ناصح جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ؟ چلے مجھ کو یہہ تو سمجھادو کہ سمجھائیں گے کیا اگر زنگی کے منے کافور ہوں اور ہرن کو ہاتھی کہہ سکیں تو شاید ممکن ہو کہ وہ تمام مضامین گذشتہ جو محمدیوں کے قلم سے نکلے اور وہ جلسہ اور دھوم دھامیں جو ہندوستان کی مساجد میں جابجا جمائے گئے جن کا نتیجہ سوائے اس کے کہ انکا دل اُدھرہی کو رجوع ہی اور پچھلا مادہ ابھی تک نسلاً بعد نسلاً ان میں جوش مار رہا ہی گورنمنٹ کی وفاداری کیسی ہو سکتی ہی۔ کیا ارکان دولت انگلشیہ اور ہمارے ہندوستان کے دیگر غیر متعصب اور دقیقہ سنج نکتہ رس اخبارات کے ایڈیٹران و نامہ نگاران اتنا دماغ بھی نہیں رکھتے کہ کہہ سکیں ع ایں گُلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ ناظرین نور افشاں یہہ نہ باور کریں کہ اس آرٹیکل سے ہمارا مطلب خدانخواستہ محمدی گروہ سے سرکار موجودہ کو بدظن کرنا ہی ہرگز نہیں بلکہ اصلی منشا ہمارا یہہ ہی کہ جو ہوا سو ہوا انسان ہی غلطی کرتا ہی مگر اُس کے ساتھ یہہ نہیں کہ اُلٹ پلٹ کر کے رکیک تاویلوں سے اپنی خطا پر عطا کا پردہ ڈالیں اور راسخ رہنے رہیں یہہ نہیں ہو سکتا خداوند جل شانہٗ اپنے کلام شریف میں فرماتا ہی کہ اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر موجود ہی اور تیرا ارادہ رکھتا ہی پر تو اُس پر غالب آ پیدایش ۴ : ۷۔ اس لئے ایسے وقت نازک میں اس سے بہتر طریقہ یہہ ہی کہ کل ایسے اخبارات جنہوں نے سلطان کی محبت میں بےخود ہو کر جابجا کلمات استعمال کر کے اوروں کو بھی بددل کیا ہو وہ اپنی اپنی خطاؤں کا سچے دل سے اقرار کریں اور اپنے اپنے اخبارات میں طلبگار معافی ہوں۔ دیکھو حضرت داؤد پیغمبر اور بادشاہ اسرائیل نے اپنے گناہوں کے اقرار میں تحریری ۵۱ زبور شایع کر دیا آج تک قریب ۲۰۰ ۵۰ زبانوں میں مختلف ممالک میں جماعتوں میں گھروں میں بازاروں میں لوگ اس زبور کو پڑھتے آؤ بھائی محمدیو توبہ کرو اور نہ یونان اور نہ سلطان بلکہ مسیح شہزادہ عمانوئیل کی بادشاہت میں پناہ لو وہ تمہیں تمہاری ساری خطاؤں اور گناہوں سے پاک کر کے بارہ تختوں پر بٹھاویگا۔ آمین۔

راقم

کیدار ناتھ

توبہ بڑی سپر ہی گنہگار کیلئے

ہمارے خداوند نے انگور کے باغیچہ والے کے دو لڑکوں کی تمثیل سے دنیا کے دو قسم کے لوگوں کو بتلایا ہی۔ کہ جو دونوں بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے زیادہ غلطی کرتا ہی۔ کہ جس سے ہمیں نہایت عمدہ نصیحت ملتی ہی۔

باپ نے جب دیکھا کہ باغیچہ میں کام نہیں ہوتا تو بڑے بیٹے سے کہا کہ آج تو میرے انگورستان میں کام کر۔ اُس نے جواب میں کہا میں نہیں جاؤنگا یہاں اُس مخالفت اور مغروری کی روح کا عکس پڑتا ہی جو بہشت میں گھسی تھی۔ وہ ادب و لحاظ سے نہیں کہتا اور نہ عجز و انکسار سے پیش آتا ہی اور نہ مہلت مانگتا ہی مگر صاف کہتا ہی کہ میں نہیں جاؤنگا۔ جب یہہ شخص اپنی زندگی کا شروع اس طرح پر کرتا ہی تو آیندہ زندگی میں اُس کی کیا امید کی جا سکتی ہی۔ ماں باپ کی نافرمانی اور کام سے جی چُرانا یہہ دونوں باتیں ساری خرابیوں کی بُری نشانیاں ہیں۔ اگر دنیا میں کوئی سچی بات ہی تو یہہ بھی سچ ہی کہ جو لڑکا اپنے ماں باپ کی بےادبی کرتا اور گستاخی سے بولتا ہی اور اپنے والدین کے تفکرات کی کمی کرنا نہیں چاہتا وہ اپنی زندگی میں کچھ اچھا نہ نکلے گا۔

مگر نا ٹھہرئے میں اس جواں کی بےانصافی کرتا ہوں کیونکہ بعد میں مسیح نے فرمایا کہ اُس نے توبہ کی اور گیا اُس لڑکے نے اپنی غلطی کو جانا۔ شرمندہ اور نادم ہوا۔ اور نیک ارادہ کی پیروی کی۔ اور کام میں مشغول ہوا۔ جب اُس کے باپ نے اُسے عین گرمی میں پسینا پونچھتے دیکھا تو اُس کی صبح کی خطا معاف کی اور خوش ہوا۔ اُسکی سچی توبہ کے ثبوت کے دیکھنے سے +

یہہ ایک عجیب بات ہی کہ انسان کے چال وچلن کی ہر ایک قسم جو بیبل میں بتلائی گئی ہی وہ ابتک اسیطرح ہیں ہم وہی کمزوریاں اُس میں پاتے ہیں جو پہلے تھیں۔ یہاں ایک بڑی بات یہہ ہی کہ اُسکی تعلیم کسقدر غور طلب اور قدرت والی تھی کہ اُن دونوں بیٹوں کی برابر مثال ہم اس زمانہ میں دیکھتے ہیں +

پہلی قسم کے لوگ کہ جب اُنہیں کہا جاتا اور دعوت دیجاتی ہی کہ کرسچین ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں ہونگے۔ بیشک تم دیندار نہیں ہو اور نہ تمہیں ایمان کی خبر ہی کہ جس سے نجات ہوگی۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دل کیا ہی اور نئی زندگی کسے کہتے ہیں۔ اور مسیح میں شامل ہونا کیا ہی اور خدا کی روح تم میں بسنے کا کیا مطلب ہی۔ یہہ ساری باتیں تمہیں اجنبی معلوم ہوتی ہیں اس پر بھی تم اپنے ظاہری آثار سے یہہ نہیں بتلاتے کہ جس سے معلوم ہو کہ تم کرسچین ہوگے۔ تم دل وجان سے مکاری اور دینداری کی ظاہری صورت سے نفرت کرتے ہو۔ تم اپنا سر بہت اُٹھاتے ہو کہ کوئی دیندار بھی ایسے دعوے نہیں کر سکتا کہ ہم بالکل دیندار ہیں تم نہیں کہتے کہ ہم پاک ہیں۔

یہہ سچ ہے کہ تم سبھی نہیں ہو۔ بلکہ تم صاف یہہ اقرار کرتے ہو کہ ہم اچھے نہیں ہیں۔

اِس سے زیادہ شرارت کا امتحان دنیا میں نہیں ہوا کہ جس سے تم اکثر گرتے ہو شیطان تمہیں امتحان میں ڈالتا ہے کہ تم اِس بات پر ایمان لاؤ کہ ہم اچھے نہیں ہیں تم سمجھتے ہو کہ ہم پاکیزگی کو نکاری سے نہیں کرتے اسلئے اسکا عوض پاکیزگی ہوگی۔ یہہ جو تمہارا مردانگی کا منصوبہ ہے کہ جس سے تمہیں اپنی پاکیزگی کے بلانے کا بڑا خوف معلوم ہوتا ہے۔ اور تم ایک دوسری طرف کو تے ہو کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ سچ مچ ہم بالکل دیندار نہیں ہیں۔ تم یہہ جانتے ہو کہ ایسا کرنے سے ہم پر کسی طرح کی بازپرس نہ ہوگی۔ بعض تو ایسا کہتے ہیں دینداری کی ساری باتوں کو چھوڑ دو۔ وہی اُنکا خاص دین اور وہی اُنکے آسمان پر جانیکا پاس پورٹ ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری طرح دینداری کا دعویٰ نہیں کرتے کیونکہ یہہ فریب ہے۔ بیشک مکاری بہت بُری ہے۔ لیکن یہہ تمہاری مکاری کا انکار کچھہ تمہاری بیدینی کیلئے مفید نہ ہوگا۔ بہتیرے سُننے والے ایسے ہیں کہ جب اُنسے کہا جاتا اور درخواست کی جاتی ہے تو وہ جواب دیتے ہیں ہاں البتہ ہمیں اُن باتوں کا خیال تو کرنا چاہیے۔ مگر کچھہ نتیجہ نہ نکلا۔ کیونکہ وہاں پکا ارادہ نہ تھا۔ کسی فوج کا افسر سپاہی کو کہے ادھر آ۔ اور وہ عذر معذرت کرے کہ جناب میں اِس پر خیال کرونگا۔ یہہ نافرمانی ہے جس طرح تم خدا کی نسبت کہتے ہو۔ بیبل کہتی ہے۔ وہ ابھی سب آدمیوں کو ہر جگہہ حکم کرتا ہے کہ توبہ کرو اِس حکم کو تم کس طرح سُنتے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ ہم یہہ بہت اچھا کرتے ہیں (اِس پر کچھہ خیال کرنا) لیکن تمہیں یہہ معلوم نہیں کہ خدا اُس کو نافرمانی سمجھتا ہے۔ **تم اسی وقت توبہ کرو۔** اگر تم ایسا کرو تو اِس تمثیل میں تمہیں بڑی بہت دی گئی ہے کہ "پہلے لڑکے نے توبہ کی اور گیا" اِس لئے اُس کی پچھلی ساری خطائیں معاف ہوئیں۔ باپ نے جو اُسے قبول نہ کیا ہوتا یا یوں کہتا کہ جب میں نے کہا تھا اُس وقت تو باغیچے میں نہ گیا اِس لئے میں تجھے نہیں لونگا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو وہ برابر سبھی تصویر ہمارے آسمانی باپ کی نہ ہوتی۔ تم اپنے پچھلے گناہوں کو یاد کرکے یہہ نہ سمجھو کہ خدا تمہیں قبول نہ کریگا بلکہ **وہ سچی توبہ سے تمہارے سارے گناہوں کو معاف کرے گا** افسوس تم میں سے بہتوں نے اپنے باپ کی نافرمانیاں کیں اور اُس کے حکموں کو توڑا۔ جب جب اُس نے تمہیں بُلایا کہ آ تو تم نے کہا کہ میں نہیں آؤں گا۔ تم ہمیشہ بُلائے گئے۔ تمہیں دعوت دیگئی۔ تمہاری منتیں کی گئیں۔ تمہیں نصیحت کی گئی یہاں تک کہ کوہ سینا کی گرج کو بھی تمہارے کانوں تک پہنچانے کو کچھہ نہ رہا۔ اور کلوری میں بھی تمہارے دل نرم کرنے کو کچھہ نرمی باقی نہ رہی۔ تو بھی آہ تم میں کتنے اُس انگور کے باغیچہ والے کے لڑکے کی مانند ہیں کہ جس نے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا۔ مگر بعد میں توبہ کی اور گئے۔ اگر تم بھی اپنا دل اُس نجات دہندہ کو جو تمہارے لئے ہوا۔ جس کے کفارے کے خون کو یہہ طاقت ہے کہ وہ تمہاری ساری زندگی کے گناہوں کو صاف کرسکتا ہے۔ جس کے ہاتھہ شاید کل تمہارے لئے بند ہو جاویں۔ مگر وہ آج اسی وقت ہاتھہ پھیلائے ہوئے ہے اور تمہیں بلاتا ہے + باقی آئندہ

راقم

جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی

مسٹر رینڈ کا قاتل

پولیس نے ۴ اکتوبر کو ایک برہمن گنشتی گیر کو گرفتار کیا ہے۔ جس کا اقرار ہے کہ میں نے تن تنہا ۲۲ جون کو مسٹر رینڈ کو قتل کیا تھا۔ یہہ شخص بمبئی کو فرار ہو گیا تھا۔ پولیس اُس کے اِس بیان کو سچ نہیں مانتی کہ میں نے اکیلا ہی قتل کیا ہے مگر گمان کرتی ہے کہ لفٹنٹ آئیرسٹ کا قاتل بمبئی میں ہے کسی جتھہ دار پونا شہر کے ایک کوٹے سے نکلے ہیں +

نکتہ چینی اور صلاح

ہماری ناقص رائے میں اکثر اوقات رپورٹوں میں باتیں نظرانداز کیجاتے اور اپنے خیالات پیش کئے جاتے ہیں جسسے پبلک کو اور خاصکر اُنکو جو دور رہتے ہیں دھوکا ہیں پڑنیکا اندیشہ رہتا ہے اور وہ اُس سے بیجا نتایج نکال لیتے ہیں کہ اگر اُنکو حقیقت معلوم ہوتی تو وہ ان نتایج کے نکالنے سے محفوظ رہتے۔ مثلاً جن لوگوں نے چرچ مشنری سوسٹی کی رپورٹ بابت ۹۶-۱۸۹۵ء ملاحظہ کی ہے اور نارووال مشن کی بابت پڑھا ہے وہ اِس امر کے معلوم کرنے سے بہت خوش ہوئے ہونگے کہ پادری احسان اللہ صاحب چرچ کونسل کے ایجنٹوں میں سے ایک ہیں۔ جو نارووال اور باقی دور دور پنجاب کے حصوں میں وعظ کرتے پھرتے ہیں اِس بیان کو پڑھکر ہر ایک شخص چرچ کونسل کی کامیابی کی ایک برجستہ دلیل اپنے دل میں قایم کر سکتا ہے لیکن حال دگرگوں ہے یعنی پادری صاحب موصوف اِس حالت میں کبھی چرچ کونسل سے متعلق نہ تھے اور نہ ہیں بلکہ برعکس اِس کے وہ اِس کے مخالف ہیں چرچ کونسل کی رپورٹ میں اسکا ذکر تک نہیں ہے۔ وہ اِس سے کچھہ علاقہ رکھتے ہیں۔ بلکہ یہہ کہنا زیادہ درست ہے کہ پادری صاحب چرچ کونسل کے وجود کے بھی مخالف ہیں۔ بلکہ انگریزی کلیسیائی پادریوں کی موجودہ حالت کو وہ اپنے وعظوں اور جلسوں میں بیہودہ بتلا دیتے ہیں۔ وہ یہہ سکھلاتے ہیں کہ کلیسیا میں خلاف حکم جسکا ذکر سینٹ پولوس نے کیا ہے نہیں ہونے چاہئیں نہیں ہے کہ کلیسیا میں درجے اور عہدے ہوں۔ وہ لوگ تعلیم دیتے ہیں کہ کلیسیا میں تمام ہاتھہ۔ آنکھہ۔ پاؤں نہیں چاہئے۔ بلکہ صرف ایک ہی عضو کافی ہے خواہ سر ہو خواہ ہاتھہ وغیرہ +





اسی طرح سے مشن نیوز کے کسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پادری احسان اللہ صاحب مشنری ان چارج نارووال کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے مشنری ان چارج نارووال کو ان سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ پادری صاحب جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں کہیں جاویں یا نہ جاویں مشنری صاحب کو انکے احوال سے اطلاع تک نہیں دیجاتی +

پھر چرچ مشنری سوسیٹی کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وہ لمٹ ماہوار لیتے ہیں یہہ بھی غلط ہے۔ مگر حقیقت یہہ ہے کہ تلغہ انکو اس فنڈ سے ملتے ہیں جو ڈاکٹر دتا صاحب نے جمع کی ہے اور باقی بالائی آمدنی جسقدر انکو ہو اسکا کچھ حساب نہیں ہے جہاں کہیں وہ بلائے جاتے ہیں علاوہ سفر خرچ اور خوراک کے بہت کچھ نقد اور بعض اوقات پارچات انکو دئے جاتے ہیں غرض صرف رپورٹ کے پڑھنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب موصوف بہت تھوڑے میں گذارہ کرتے ہیں مگر حقیقتاً ایسا نہیں ہے +

بعض ناظرین کو معلوم ہوگا کہ نارووال مشن کے متعلق قریب پندرہ سو عیسائی ہیں جن کو تعلیم دینی ضرور ہے اور وہاں ایک بھی دیسی پادری نہیں ہے۔ مگر پادری احسان اللہ صاحب ہرگز راضی نہیں ہیں کہ وہ نارووال میں رہکر انکو تعلیم دیں یا ان گانوں میں جا کر جن میں وہ رہتے ہیں کام کریں حالانکہ چرچ مشنری سوسیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نارووال اور اس کے گرد نواح میں کام کرتے ہیں ہم نے یہہ چند سطور نیک نیتی سے ناظرین نور افشاں کے غور کیلئے عموماً اور پادری احسان اللہ صاحب اور انکے معاونوں کیلئے خصوصاً تحریر کیں ہیں۔ تاکہ ان نقصوں کو رفع کریں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر مندرجہ ذیل اصول پر عمل کیا جاوے تو یہہ نقص رفع ہو جاوینگے۔ اور کام بھی مستقل طور پر جاری رہیگا +

اوّل ۔ پادری احسان اللہ صاحب کو جو صاحبان مدعو کریں وہ ان کے سفر خرچ اور خوراک کے ذمہ وار ہوں۔ لیکن اگر بعض جماعتیں ایسی ہوں کہ وہ انکے سفر خرچ کے متحمل نہ ہو سکیں تو وہ ڈاکٹر دتا صاحب سول سرجن ہوشیارپور کے پاس درخواست کریں اور وہ اس فنڈ میں سے جو انکے پاس جمع ہے سفر خرچ ادا فرماویں +

دوئم ۔ کوئی صاحب یا کوئی جماعت پادری احسان اللہ صاحب کو نقد روپیہ نہ دے لیکن جو کچھ وہ اپنی شکرگذاری میں دینا چاہتے ہیں وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں ہوشیارپور بھیجا کریں +

سوئم ۔ جو صاحب پادری احسان اللہ صاحب کو بلانا چاہیں وہ مشنری ان چارج نارووال کو لکھیں ۔ اور مشنری صاحب حسب موقعہ انکو جانے کی اجازت دیں +

الراقم ۔ ناظر رپورٹ +

عیسائی ڈاکٹر صاحبانؑ

آج صبح آپکے در دولت پر حاضر ہوئے ہیں اور خاص آپ ہی کو پیغام پہنچانا ہے۔ ہم اپنی تقریر میں پیچ گھماؤ ڈالنا نہیں چاہتے۔ صرف مطلب بیان کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں سو لیجیئے +

اوّل ۔ آپکے پیشہ کی بابت کچھ ذکر کرنا ضروری نہیں عیاں راچہ بیان ۔ اور آپ خود ہی اس کی علویت کے قائل ہیں۔ ادنیٰ اعلےٰ سب آپ کے محتاج ۔ اور یہی درست البتہ غربا اپنی غریبی کے سبب آپکو نذر نہیں کر سکتے مگر وہ آپ کو منتظر لہذا غربا حسرت بھری نگاہ سے آپکو دور ہی سے دیکھتے ہیں ۔ اور امرا آپکے پہلو بہ پہلو ۔ امرا کی آواز کے آدمی رات تک کان منتظر رہتے ہیں ۔ مگر غربا کی دھیمی اور دردناک آواز روز روشن ۔ ہاں بیہودہ اشغال کے وقت میں بھی گریہ اور کانوں میں بھاری معلوم ہوتی ہے۔ وہ بیچارے یہہ جواب سنتے ہیں ۔ جاؤ ۔ جاؤ ۔ اس وقت فرصت نہیں ہے۔ مگر امرا کی آواز "وہ کانوں کو شیریں"

مگر آپ کی زیادہ تر ضرورت غربا ہی کو ہے ۔ کیا معنی کہ غربا کے بحالت بیماری اپنے بھی کافور ۔ اور امرا کے بیگانے بھی اپنے ۔ اور اگر آپ بھی ان درماندوں کو دور ہی رکھیں تو بس قہر درویش بر جان درویش خدا حافظ ۔ اگر آپ فیس کا منہ چکا دیں یعنے کسی سے لین دین کی غرض نہ رکھیں تو بس معاملہ صاف ہے یہہ شاید بہت مشکل ہے اور آپ نے کر بھی نہیں ۔ ایک آسان اور مستحسن تدبیر بتلاتا ہوں اسپر تو عمل ہو سکتا ہے +

اوّل ۔ اپنی مقررہ ڈیوٹی کے بعد دو گھنٹے وقت رکھ چھوڑیئے ۔ کیا معنے کہ چھڑی ہاتھ میں لی اور شہر میں ایک دوبار جسقدر فرصت موقع دے بیماروں کو بلا لحاظ غریب امیر کے دیکھ آئے ۔ اور عام طور پر لوگوں کو خبر ہو کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک ڈاکٹر صاحب بلا فیس لوگوں کو دیکھنے کیلئے تیار ہیں +

دوئم ۔ اگر کوئی بیمار بہت ہی لاچار ہو تو دو چار پیسے نقد بھی دینے سے آپ دریغ نہ فرمائیے گا +

سوئم ۔ غربا اور امرا سے اپنی ڈیوٹی کے وقت خصوصاً اور ڈیوٹی کے بعد عموماً خندہ پیشانی سے اور اگر آپکے پاس خندہ پیشانی نہ ہو ۔ تو نرم آواز اور کریمانہ طریق سے پیش آویں ۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ شہر اور دیہات میں آپکی نیکنامی کی شہرت ہوگی ۔ سرکار میں عزت ۔ آمدنی پیشہ سے زیادہ ۔ مگر یہہ سب بیہودہ ۔ خداوند یسوع کا جلال ظاہر ہوگا خواہ آپ اپنے منہ سے ایکدفعہ بھی اسکا نام نہ لیں ۔ ہندو مسلمان آپکے لئے اپنے بھجنوں میں خداوند کے نام کی بشارت دینگے ۔ اسلئے کہ وہ ہندو مسلمان ڈاکٹروں کی طبیعت کا مسیحی ڈاکٹر کی مسیحی طبیعت سے مقابلہ کرینگے ۔ (راقم مہمان)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پشاور ستمبر ۲۹ - مہم مہمند کا خاتمہ ہوا - ہتیار اور جرمانہ لیا جارہا ہی - کہتے ہیں کہ ملاں ہدا امیر کے ملک کو بھاگ گیا ہی ❊

دشمنوں کا سخت نقصان ہوا ہی - تیس گانو اور قلعوں سے زیادہ زیادہ جلا دئے گئے ہیں - تمام اناج ہمارے ہاتھ لگا ہی اگرچہ مویشی وہ اپنے ساتھ لے بھاگے ❊

امید ہی کہ مہمندوں نے اب خوب سبق سیکھا ہی جو وہ کبھی نہ بھولیں گے - اب ہم تیراہ کی طرف زور دیا جاوے گا اور یہہ معرکہ بھاری ہی ❊

پشاور میں سُنتے ہیں کہ جنرل لوکہارٹ کو امید ہی کہ یہہ مہم ۱۵ نومبر سے پیشتر پیشتر ختم ہوگی - ایک ہفتہ کے اندر اندر ہماری فوج اُس طرف کو روانہ ہوگی ❊

لندن - ستمبر ۳۰ - گورنمنٹ یونان کو صلحنامہ کے بارہ میں چیمبر میں شکست ہوئی ہی -

لندن - اکتوبر یکم - ایم ہنوٹو کی تجویز سے ایک انگلو فرنچ کمیشن مقرر ہونے والی ہی جو پیرس میں فراہم ہو کر تمام معاملات مابین انگلینڈ اور فرانس ویسٹ افریقہ سرحد نائجر - گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کے متعلق تحقیقات کرے گی ❊

ہردوار - میں وبا کی واردات ہوئی ہیں چنانچہ کنکھل میں آٹھ وارداتیں ۱۹ تاریخ سے اب تک ہوئی ہیں چار فوتیاں ہوئی ہیں ❊

لندن - اکتوبر یکم - وزیر یونان نے چیمبر کے سامنے صلحنامہ کے مسودہ کو پیش کرتے وقت اسکی دفعات کو ناپسند کیا مگر دول یورپ کی مرضی کو قبول کرنے اور صلحنامہ کو اختتام تک پہنچانے کو تیار ہوا ❊

جو کچھہ یونان کے برخلاف کیا گیا ہی اُس نے جرمنی کے ذمے لگایا ہی ❊

اُس نے چیمبر سے ووٹ طلب کئے جو ۹۳ خلاف اور ۱۴۳ موافق سے نامنظور ہوا - ۳۰ وزیروں نے ووٹ نہ دئے - ایم ریلی نے وزیراعظم کے عہدے سے استعفا دیا ہی ❊

شملہ - اکتوبر ۲ - امیر کابل نے علاقہ جلال آباد میں اشتہار دیا ہی کہ جو کوئی اُس کی رعایا سے افغانستان کو چھوڑیگا اور جہاد میں شامل ہوگا اُس کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا جاویگا ❊

شملہ - اکتوبر ۲ - ایک آفریدی لشکر ۱۲۰۰ آدمیوں کا جو ۳۰ ستمبر کو علی مسجد میں ظاہر ہوا تھا دوسری صبح گم ہوگیا - اُن کے دو مشہور ملک معہ اپنے خاندانوں کے افغانستان چلے گئے ہیں لشکر میں تکرار ہی کہ اُن کے خاص خاص لوگ بھاگے جاتے ہیں تو ہماری بیوقوفی ہوگی کہ اپنے ملک میں رہیں ❊

لندن - اکتوبر ۲ - شاہ یونان نے ایم زیمیز کو طلب کیا ہی کہ وزارت قایم کرے - ایم زیمیز چیمبر کا پریزیڈنٹ ہی اور ایم ڈیلینی کے فریق کا ایک ممبر ❊

ایم ڈیلینی نے اُس وزارت کو امداد پہنچانے سے انکار کیا ہی جس کا وہ وزیراعظم نہ ہو ❊

شملہ - اکتوبر ۳ - ملکہ نے دوبارہ اُن زخمی ہوؤں کی مزاج پرسی کا تار ویسرائے کے پاس بھیجا ہی ❊

کوئیٹہ - اکتوبر ۲ - جعفر خاں کا تعقب اب بند کیا گیا ہی - میجر البن کا فریق مقام لشکی میں ہی اور اُس کی تاڑ میں ہی ❊

لندن - اکتوبر ۴ - یونان نے پرنس بیورو کارڈیٹو کو قسطنطنیہ میں روانہ کیا ہی کہ وہ صلحنامہ کو تمام کرنے کے لئے وکیل ہووے ❊

شملہ - اکتوبر ۵ - جنرل جیفریز کی فوج نے بہتائی کو مسمار کر دیا ہی ❊

مومند - جن کا شمار ۰۰۰ ۲ ہی آگراہ کے نزدیک وادی کے دوسری طرف جمع ہوئے تھے مگر وادی کے اس پار آتے آتے اُنھوں نے دیر لگادی حتی کہ ہماری فوج کھلے میدان میں پہنچ گئی ❊

ہماری فوج نے اُن پر حملہ کیا اور اُن کو سخت نقصان پہنچایا - ہماری طرف نقصان خفیف ہوا ❊

لندن - اکتوبر ۴ - اکثر چیمبر کے تمام فریق ایم زیمیز کے طرفدار ہیں - گورنمنٹ یونان نے تمام دول یورپ کو خبر پہنچادی ہی کہ ہم اخیری صلحنامہ کو ختم کرنے پر راضی ہیں

شملہ - اکتوبر ۵ - گورنمنٹ ہند کے پاس اُس خط کی ایک نقل پہنچی ہی جو امیر نے کابل کے برٹش اجنٹ کو بھیجی تھی

اُس میں وہ جواب ہی جو امیر نے آفریدی ملاؤں اور تیراہ کے ملاؤں کو اُن کی عرضیوں کو پاکر دیا ہی ❊

امیر لکھتا ہی کہ آفریدیوں نے ۱۸ ملک اطاعت قبول کرنے کے اظہار میں بھیجے تھے اور روپیہ اور فوج اور توپخانہ کی مدد چاہی تھی مگر میں نے اُن کے پیغام بروں کو واپس بھیج دیا اور مدد کرنے سے انکار کیا ہی ❊

یہہ بھی لکھا ہی کہ میں سرکار انگریزی کا اور سلطنت میں مددگار ہوں اور اب تک کوئی وعدہ خلافی سرکار انگریزی کی طرف سے نہیں ہوئی ہی ❊

میرا مذہب مجھے کہتا ہی کہ اپنا وعدہ پورا کروں سو میں کس طرح وعدہ خلاف ہو سکتا ہوں ۔

کابل کے برٹش اجنٹ رپورٹ کرتا ہی کہ ایسا ہی اشتہار عوام الناس کی اطلاع کے لئے کابل کی کوتوالی کے سامنے چسپاں کیا گیا ہی ❊

مضامین مفید المبتدین

ایک فرزند خدا

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک یتیم خانے میں بڑا غل شور ہو رہا تھا۔ سبب یہ کہ ایک بڑی امیر میم صاحبہ ایک یتیم لڑکی کو جس کا نام جین تھا اپنی لے پالک بیٹی بنانے کے لئے اپنے ساتھ لے جانے کو آئیں تھیں یہہ لڑکی کچھ غمگین اور کچھ خوش معلوم دیتی تھی اس خیال سے کہ وہ ایک امیر میم صاحبہ کی بیٹی بننے لگی تھی۔ اِس لڑکی کو عمدہ کپڑے پہنائے گئے اور اب مہربان میم صاحبہ اِس کا ہاتھ پکڑ کے ڈیوڑھی کے باہر لے گیئں جہاں ایک خوبصورت جھلکتی گاڑی عمدہ گھوڑوں سے جتی ہوئی کھڑی تھی اِس لڑکی کو یہہ سب ایک خواب سا معلوم دیا۔ میم صاحبہ نے اپنی دھیمی اور حلیم آواز سے کہا کیا تم میرے ساتھ گھر جانے کے لئے خوش ہو کہ میری بیٹی بنکر رہو۔ جین نے ڈرتے ہوئے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں میم صاحبہ نے کہا میں تم کو خوبصورت کپڑے ایک سونے کی انگوٹھی۔ مٹھائی کی ڈبی۔ کتابیں۔ کھلونے۔ اور ایک جھولا جھولنے کو دونگی۔ کیا اب تم جانے پر راضی ہو جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں۔ پھر میم صاحبہ نے کہا کہ میں تم کو الگ کمرا دونگی جس میں خوبصورت تصویریں عمدہ پلنگ میز اور چوکی۔ ایک چڑیا پنجرے میں۔ ایک چھوٹا کتا جس کے گلے میں چاندی کا چپکا ہے کیا تم اب جانے کو خوش ہو۔ پہلے تو جین کچھ دیر تک چپ رہی اور پھر پوچھنے لگی کہ ان سب چیزوں کے لئے کیا کرنا ہوگا؟ میم صاحبہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہا یہہ کہ تم مجھ کو پیار کرو اور میری بن جاؤ اور تب جین کو اپنی چھاتی سے لگالیا۔

خدا ہم کو اسی حالت میں پاتا ہے یعنے یتیم۔ گناہ کی میل سے گندے اور بے دوست۔ غریب۔ اندھے اور ننگے۔ وہ ہم کو اپنے گھرانے میں شامل کر لیتا اور وہ چیزیں دیتا ہے جو ہمارے جسم اور جان کے لئے درکار ہیں۔ ہم کو اپنے فرزند کہلاتا۔ معافی دیتا۔ اور روز روز ہماری پرورش کرتا ہے۔ روح القدس کی رفاقت دیتا اور ابدی جلال کا وارث بناتا ہے۔ جو کچھ وہ ہم سے مانگتا ہے وہ یہہ ہے کہ ہم اُس کو پیار کریں اور اُس کے فرزند بن کر رہیں۔ کاشکہ پیارے لڑکو اور لڑکیو تم بھی اس کو اپنا پیار دیدو اور اُس کے بن جاؤ اور ایسا کرنے سے تم کبھی نہ پچھتاؤ گے بلکہ خوش ہو گے اُس کی خوشی بھی یہی ہے کہ ہم اُس کو پیار کریں اور وہ کام کریں جو اُس کی مرضی کے موافق ہو ویں تب جب ہم مرجاویں گے تو ہم آسمان کے وارث بن جاویں گے جہاں ہمیشہ کی خوشی ہے ابھی اُس کو اپنا دل دیدو جب کہ وہ چھوٹا اور نرم ہے تاکہ محبت تمہارے دلوں میں جڑ پکڑ لیوے ٭

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایلس نامے ایک لڑکی اپنی خوبصورت گڑیا سے اپنی ماں کے نزدیک زمین پر بیٹھ کر کھیل رہی تھی۔ اور اُس کی ماں ایک چٹھی لکھ رہی تھی۔ جب ماں خط لکھ چکی تب ایلس کو پیار سے بُلا کر کہا کہ بیٹی اب تم آکر میری گود میں بیٹھ سکتی ہو۔

ایلس۔ ماں میں ایسی خوش ہوں کہ آپ نے مجھ کو اجازت دی کہ میں آپ کی گود میں آکر بیٹھوں میں اتنی دیر سے آپ کے ساتھ لاڈ پیار کرنا چاہتی تھی پر اس لئے کہ آپ خط لکھ رہی تھیں میں نے جرأت نہ کی کہ ایسا کروں۔

ماں۔ سچ مُچ میں پیاری ایلس اور پھر اُس کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور کہنے لگی میں ایسی خوش ہوں کہ میری بچی مجھ کو ایسا پیار کرتی ہے۔ پر میں خیال کرتی ہوں کہ جس وقت تم اپنی گڑیا سے کھیل رہی تھیں اُس وقت تمہارا جی اُداس نہ تھا پر تمام دل گڑیا میں لگا ہوا تھا اور تم دونوں بہت ہی خوش معلوم دیتے تھے۔

ایلس۔ ہاں عزیز ماں پر میں جلدی سے اُس کو پیار کرتے کرتے تھک گئی۔

ماں۔ کیوں ایلس بیٹی؟

ایلس۔ کیونکہ وہ مڑکے مجھ کو کبھی بھی پیار نہیں کرتی۔

ماں۔ شاید یہی سبب ہے کہ تم مجھ کو پیار کرتی ہو۔

ایلس۔ ہاں ایک سبب تو یہہ ہے پر سب سے پہلا اور عمدہ سبب نہیں۔

ماں۔ پھر سب سے پہلا اور عمدہ سبب کونسا ہے۔

ایلس۔ کیا آپ بوجھ نہیں سکتی ہیں؟ (پیارے اپنی ماں کی طرف دیکھ کر) اس لئے کہ جب میں بہت چھوٹی تھی کہ میں آپ کو پیار کروں آپ نے مجھ کو پیار کیا اور یہی سبب ہے کہ میں آپ کو اتنا پیار کرتی ہوں۔

کیا اچھا سبب اُس چھوٹی لڑکی نے بتلایا جو کہ ماں بھی نہ بتلا سکی یہہ ایک بڑا سبب ہے کہ ہم بھی اپنے پیارے خداوند مسیح کو پیار کریں۔ کیونکہ اُس نے ہم کو پہلے پیار کیا اور اپنی جان ہمارے بدلے دیدی کہ ہم کو گناہ سے بچاوے۔

محبت خدا کی ایک برکت ہے۔ زبور ۱۴۵۔ ۲۰ خداوند اُن سب کی جو اُس سے محبت رکھتے ہیں حفاظت کرتا ہے۔ ۱ قرنتیوں ۲۔ ۹ خداوند نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے وہ چیزیں طیار کیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سُنیں اور نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ ۱ قرنتیوں ۸۔ ۳۔

جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے وہ اُس سے پہچانا جاتا ہے ٭

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ اول)

جاری کریں۔

اس کے ساتھ ہم یہہ بھی التماس کرنا چاہتے ہیں کہ لودیانہ کا فکٹوریا ہوم جو غریب بیکس اور بیوہ عورتوں کے لئے جاری کیا گیا ہی وہ صرف لودیانہ ہی کی غریب اور بیوہ عورتوں کے لئے نہیں ہی بلکہ کل مسیحی کلیسیائیں خاص شرائط پر اپنے اپنے ہاں کی غریب اور بیکس عورتوں کو بھیج سکتے ہیں اس کے اخراجات کا بندوبست کرنا نہ صرف یہاں کی کلیسیا کا فرض ہی بلکہ اس ملک کی کل مسیحی کلیسیاؤں کا فرض ہی اور لودیانہ کی کلیسیا نے **چٹکی فنڈ** کو جاری کرکے بتلا دیا ہی کہ اور کلیسیائیں کس طرح سے اپنے اپنے ہاں اس فنڈ کو جاری کرکے اُس کا دام یکجا یا اجناس کو بھیجکر وکٹوریا ہوم کی مدد کرسکتے ہیں۔

شعر و سخن

تثلیث مقدس

اگر اُلفت میں تیری جانتا اب تک میرے مُنجی
نہ لیتا نام کیوں ہردم تمہارا ای میرے مُنجی
تمہیں نے بخشا ہی مجھ کو تمہیں نے بخشوایا ہی
ہی باپ اور بیٹا ایک ہی ذات ذات پاک ای مُنجی
جدائی جس نے دیکھی ہی تباہی اُس نے دیکھی ہی
اُلوہیت سے عیسیٰ کی ہوا منکر جو ای مُنجی
تسلی پاوے وہ کیونکر نہ مانے راز ابدی جو
خصوصاً آشکارا جب ہوا وہ راز ای مُنجی
یہی تو راز ہی جو دے تسلی ہر مسیحی کو
اسی تثلیث کی خاطر میں ہوں قربان ای مُنجی
ہوئے ہیں عہد سے ابنا مسیح پہ جو کہیں ایماں
حقیقی ابن جب سے تو ہوا پیدا میرے مُنجی
ہی ازلی تو اور ابدی تو نہ پیدائش سے ہی بیٹا
تجھے ہم باپ کا پیارا ازل سے مانیں ای مُنجی
سعادت اُس کو جو جانے یگانگت باپ سے تیری
نہ بیگانہ رہے حق سے جو جانے یہہ سِر مُنجی
مگر توفیقِ باری بن یہہ مانا ہی نہیں جاتا
ہی وہ بھی تیرا ہی تو کام روح القدس ای مُنجی

بپتسما

واقع ۲۶ ستمبر ۱۸۹۷ء کو سی۔ ایم۔ ایس۔ محمدن مشن بمبئی میں چار آدمیوں نے جناب پادری۔ ٹی۔ ڈیوس صاحب کے ہاتھ سے بپتسما پایا خدا اِن نو مریدوں کو ایمان میں مضبوط کرے اور برکت دیوے۔

راقم
جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی

تصحیح

نورافشاں مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء جلد ۵۶ نمبر ۴۰ کے صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۲۴ میں بجائے بیسویں سالوں کے بیسیوں سالوں اور صفحہ ۷ کالم ۱ سطر ۱۹ میں لفظ ہاشا کے بجائے حاشا اور صفحہ ۱۲ کالم ۱ سطر ۲ میں بجائے آپ تو مسیح کے آپ نے مسیح پڑھے۔ ایڈیٹر

نوٹس

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فارسی اُردو جن کے آٹھ نمبر (۳۳ تا ۴۰) اور زیر چھپے نمبر ۱۵ تا ۲۴ کی کاپیاں موجود ہیں اور ہم اُن کو یکمشت یا ماہواری مفت بھیجینگے اگر سایل سو کاپی کے لئے ۴ر کے حساب سے محصول بھیجے۔

المشتہر۔ ایف۔ ایچ۔ بیرنگ سکرٹری۔

ضرورت

ہم کو چھ عیسائی نوکر رکھنے کی ضرورت ہی یعنے جو مڈل پاس ہوں ہندی میں اور ہندی بخوبی پڑھا سکیں اور اپنے چرچ ممبر کا سارٹیفکٹ رکھتے ہوں اور اگر وے نوکر ہوں تو اپنے پادری صاحب سے اُن کی منظوری کے ساتھ سرٹیفکٹ حاصل کریں۔ درخواست پادری جیمس صاحب کینیڈین مشن اجین کرو۔

ضرورت

تا حکم ثانی

اکتوبر کو ایک ایسے دیسی مسیحی خاوند اور بیوی کی ضرورت ہی جو دونوں بیرا اور آیا کا کام کرسکیں سایل معہ سفارش درخواست کریں۔

المشتہر
مسز فورمن۔ ری۔ ایویریٹ۔ لنڈھور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی بابت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی معہ ضمیمہ ...... [illegible]
بغیر ضمیمہ ...... [illegible]

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹران چیف و منیجر اخبار نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا۔